ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 جنوری 1965

ایم آر پٹیل

بنام

سٹیٹ آف بہار و دیگراں

[پی. بی. گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم. حیدایات اللہ، جے. سی. شاہ، ایس. ایم. سکری اور آر. ایس. بچاوت جسٹس صاحبان]

بہار اور اڑیسہ ایکسائز ایکٹ، 1915 (بہار اور اڑیسہ ایکٹ 2، سال 1915)، دفعات 8، 35، 38 تا 91- بورڈ آف ریونیو- ہدایات کا اجراء کرنا- کیا سیکورٹی ڈپازٹ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے- نظر ثانی کے اختیارات- اگر از خود قابلِ عمل در آمد ہے- حد بندی۔

بورڈ آف ریونیو، بہار کی طرف سے ایک مخصوص نظام کے تحت کام کرنے والی ایکسائز کی دکانوں کے سیکیورٹی ڈپازٹ کو طے کرنے کی ہدایت کے نتیجے میں، ایکسائز کمشنر نے اپیل کنندہ کی دکانوں کے سیکیورٹی ڈپازٹ میں ہونے والی خرابی کا ادراک کرنے کی ہدایت کی. اپیل کنندہ نے ایکسائز کمشنر کے حکم پر نظر ثانی کے لیے بورڈ آف ریونیو کا رخ کیا. بورڈ آف ریونیو نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ ایکسائز کمشنر کو راحت کے لیے منتقل کرے. اس کے بعد اپیل کنندہ کی تحریک پر ایکسائز کمشنر نے اپنے پچھلے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہدایت کی کہ مقدمہ کے خصوصی حالات میں اپیل کنندہ کی دکان کے سلسلے میں سیکیورٹی ڈپازٹ کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے. ڈپٹی کمشنر کی طرف سے نمائندگی کے باوجود ایکسائز کمشنر نے اپنے حکم پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا. ڈپٹی کمشنر کی درخواست پر ڈویژن کے کمشنر نے معاملہ بورڈ آف ریونیو کو بھیج دیا. اپیل کنندہ کو سننے کے بعد، ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت نظر ثانی کے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بورڈ نے از خود ایکسائز کمشنر کے حکم کو اس ہدایت کے ساتھ کالعدم قرار دے دیا کہ موجودہ لائسنسوں کی میعاد ختم ہونے تک سیکیورٹی کی رقم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، لیکن لائسنسوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

تجدید کے وقت بورڈ کی طرف سے عام ہدایات کے لحاظ سے مناسب سیکیورٹی کا مطالبہ اپیل کنندہ سے کیا جانا چاہیے۔ اپیل میں،

حکم ہوا کہ:(i) نہ تو اصل حکم اور نہ ہی اس کے بعد کے حکم کو ایکسائز کمشنر نے اس دفعہ میں مذکور معاملات پر غور کرتے ہوئے دفعہ 35 کے تحت منظور کیا تھا۔ دفعہ 35 کی حتمی حیثیت ان احکامات سے منسلک نہیں تھی اور بورڈ آف ریونیو کے پاس دفعہ 8 کے تحت ان پر نظر ثانی کرنے کا کافی اختیار تھا۔[696 B-C]

(ii) ایکٹ کے دفعات 38 اور 91 کی صحیح تعمیر پر، بورڈ دفعہ 91 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 38 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً ایکٹ کے تحت دیئے گئے کسی بھی لائسنس کی شرائط کے حوالے سے عام ہدایات جاری کر سکتا ہے جس میں لائسنس یافتہ کی طرف سے جمع کی جانے والی سیکیورٹی کی رقم بھی شامل ہے۔[696 G-H]

(iii) بہار اور اڑیسہ ایکسائز مینول، 1955 ایڈیشن کے جلد III کے صفحہ 30 پر بورڈ آف ریونیو کی ہدایت نمبر 101 (10)، جسے بورڈ کے سرکولر لیٹر نمبر 8624 مورخہ 9 ستمبر 1956 کے ساتھ پڑھا گیا تھا، لائسنس کی تجدید کے وقت سیکیورٹی میں اضافے کو نہیں روکتی تھی۔

[697 C-D]

(iv) بورڈ آف ریونیو دفعہ 8 (3) کے تحت از خود نظر ثانی کے اپنے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے،[697 E-F]

(v) ایسی صورت میں جہاں بورڈ اپنی تحریک پر نظر ثانی کے اپنے اختیار کا استعمال کرتا ہے، **حد بندی** کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔[697 H]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 331، سال 1962۔

مقدمہ نمبر 124، سال 1959 میں بورڈ آف ریونیو، بہار کی 4 اکتوبر 1959 کی قرارداد سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے راجیشوری پرساد اور ایس پی ورما۔

جواب دہندگان کی طرف سے اٹارنی جنرل سی کے ڈیفتری، آر کے گرگ، ایس سی اگروالا اور ڈی پی سنگھ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا فیصلہ جسٹس بچاوت نے سنایا،

درخواست گزار کے پاس بہار اور اڑیسہ ایکسائز ایکٹ، 1915 (بہار اور اڑیسہ ایکٹ 2، سال 1915) کے تحت سلائیڈنگ اسکیل سسٹم کے تحت کام کرنے والی جمشید پور شہر کی چھ دکانوں کے سلسلے میں دیسی اسپرٹ کی خوردہ فروخت کے لئے سالانہ لائسنس ہیں۔ تمام لائسنسوں کے سلسلے میں سیکورٹی کے طور پر مجموعی طور پر 11,099 روپے کا مطالبہ کیا گیا اور ادا کیا گیا. چھ دکانوں کے سلسلے میں اصل لائسنس بہت پہلے جاری کیے گئے تھے اور سال بہ سال ان کی تجدید کی جاتی تھی. 27 جون 1956 کے ایک حکم کے ذریعے، بورڈ آف ریونیو، بہار نے ہدایت دی کہ "سلائڈنگ اسکیل سسٹم کے تحت کام کرنے والی ایکسائز کی دکان کا سیکیورٹی ڈپازٹ اس طرح دکان کی دو ماہ کی اوسط لائسنس فیس کے برابر مقرر کیا گیا ہے." اس ہدایت کی بنیاد پر اپیل کنندہ کی طرف سے قابل ادائیگی سیکیورٹی ڈپازٹ تقریبا 68,000 کروڑ روپے ہو گی. 14 نومبر 1956 کو ایکسائز، بہار کے کمشنر نے ڈپٹی کمشنر سنگھ بھوم کو ہدایت کی کہ وہ اپیل گزار سے اپنی دکانوں کے سیکیورٹی ڈپازٹس میں کمی کا ادراک کریں. یہ حکم اپیل گزار کو 7 دسمبر 1956 کو بھیجا گیا تھا. 9 جنوری 1957 کو اپیل کنندہ نے بورڈ آف ریونیو کے سامنے درخواست دائر کی، جس میں 14 نومبر 1956 کے ایکسائز کمشنر کے حکم پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی. 20 مارچ 1957 کے حکم نامے کے ذریعے بورڈ آف ریونیو نے فیصلہ دیا کہ اس مرحلے پر اپیل کنندہ کے مقدمہ کی خوبیوں کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہے، اور مشاہدہ کیا کہ ایکسائز کمشنر کا حکم اپیل کنندہ کے لیے کمشنر کو اپنے مقدمہ کے خصوصی حالات، اگر کوئی ہوں، کو خوبیوں کی بنیاد پر غور کرنے کے لیے منتقل کرنے پر کوئی رکاوٹ نہیں بنے گا اور اس مقصد کے لیے اپیل کنندہ مناسب طریقے سے کمشنر کو منتقل کرنے کے لیے کھلا ہو گا. اس کے بعد، اپیل کنندہ نے ایکسائز کمشنر کو دوبارہ غور کرنے اور 14 نومبر 1956 کے اپنے پچھلے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے منتقل کیا. 5 مارچ 1958 کے اپنے حکم کے ذریعے، ایکسائز کمشنر نے اپنے پچھلے حکم کی جگہ لے لی، ہدایت دی کہ مقدمہ کے خصوصی حالات میں، اپیل کنندہ کی دکانوں کے سلسلے میں سیکیورٹی ڈپازٹ میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اپیل کنندہ موجودہ کل سیکیورٹی صرف 11,099 روپے پر دکانوں کا انتظام جاری رکھ سکتا ہے. ڈپٹی کمشنر سنگھ بھوم کی نمائندگی کے باوجود ایکسائز کمشنر نے اس حکم پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا. 27 جون 1958 کو ڈپٹی کمشنر سنگھ بھوم کی درخواست پر چھوٹاناگ پور ڈویژن کے کمشنر نے معاملہ بورڈ آف ریونیو کو بھیج دیا. 24 اپریل 1959 کو بورڈ آف ریونیو نے اپیل کنندہ کو ایک نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ اسے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقررہ سیکیورٹی ڈپازٹ اور پہلے سے جمع کی گئی رقم کے درمیان فرق ادا کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا جانا چاہیے۔ 30 جولائی 1959 کی تاریخ کی ایک درخواست کے ذریعے، اپیل کنندہ نے وجہ بتائی۔ بورڈ آف ریونیو کے سامنے مقدمہ کی سماعت میں، اپیل کنندہ کی نمائندگی وکیل نے کی۔ 4 اکتوبر 1959 کے ایک حکم نامے کے ذریعے، بورڈ آف ریونیو نے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت نظر ثانی کے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، 5 مارچ 1958 کے ایکسائز کمشنر کے حکم کو اس ہدایت کے ساتھ خارج کر دیا کہ 31 مارچ 1960 کو موجودہ لائسنسوں کی میعاد ختم ہونے تک سیکیورٹی کی رقم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، لیکن بورڈ کی طرف سے جاری کردہ عام ہدایات کے لحاظ سے مناسب سیکیورٹی کا مطالبہ لائسنس کی تجدید کے وقت لائسنس یافتہ سے کیا جانا چاہیے، جو اگلے لائسنسنگ سال سے نافذ ہوگا۔ اپیل کنندہ اب خصوصی اجازت کے ذریعے اس حکم سے اس عدالت میں اپیل کرتا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے، مسٹر راجیشوری پرساد نے دلیل دی کہ ایکٹ کی دفعہ 35 کے پیش نظر، بورڈ آف ریونیو ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت 5 مارچ 1958 کے ایکسائز کمشنر کے حکم پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔ اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ دفعہ 8(3) میں کہا گیا ہے کہ بورڈ ایکسائز کمشنر کے ذریعے منظور کردہ کسی بھی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔ دفعہ 35 میں کہا گیا ہے کہ ایکسائز کمشنر، دفعہ 34 کے تحت کلکٹر کی طرف سے اسے بھیجی گئی فہرست، اعتراضات اور رائے پر غور کرنے پر، کلکٹر کی طرف سے منظور کردہ کسی بھی حکم یا کسی لائسنس میں ترمیم یا اسے کالعدم قرار دے سکتا ہے، اور دفعہ 8 میں کسی بھی چیز کے باوجود، اس کے احکامات حتمی ہوں گے۔ ایکسائز کمشنر نے دفعہ 34 کے تحت انہیں بھیجی گئی فہرست، اعتراضات اور رائے پر غور کرتے ہوئے دفعہ 35 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 5 مارچ 1958 کا حکم منظور نہیں کیا۔ انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 2(7) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 8 اور 7(2)(a) کے تحت کلکٹر اور محکمہ ایکسائز پر اپنے عمومی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یہ حکم منظور کیا۔ سال 1956-57 کے لیے اپیل کنندہ کو جاری کردہ لائسنسوں کی کرنسی کے دوران، ایک سوال پیدا ہوا کہ کیا 27 جون 1956 کو بورڈ آف ریونیو کی طرف سے جاری کردہ عام ہدایات کے پیش نظر اپیل کنندہ سے اضافی سیکیورٹی کا مطالبہ کیا جانا چاہیے۔ 14 نومبر 1956 کے اپنے حکم کے ذریعے ایکسائز کمشنر نے ہدایت کی کہ اپیل کنندہ سے اضافی سیکیورٹی حاصل کی جائے۔ دفعہ 8 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست پر، بورڈ آف ریونیو نے 20 مارچ 1957 کے اپنے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کو 14 نومبر 1956 کے اپنے حکم پر نظر ثانی کے لیے ایکسائز کمشنر کو منتقل کرنے کی اجازت دی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے بورڈ آف ریونیو کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے دی گئی آزادی کے تحت پیش کیے جانے پر، ایکسائز کمشنر نے 5 مارچ 1958 کے اپنے حکم کے ذریعے بورڈ آف ریونیو کی طرف سے جاری کردہ عام ہدایات، بورڈ کے 20 مارچ 1957 کے حکم اور مقدمہ کے خصوصی حالات پر غور کرتے ہوئے اپنے پچھلے حکم کا جائزہ لیا اور اسے کالعدم قرار دے دیا. نہ تو 14 نومبر 1956 کا اصل حکم اور نہ ہی 5 مارچ 1958 کا اس کے بعد کا حکم ایکسائز کمشنر نے اس دفعہ میں مذکور معاملات پر غور کرتے ہوئے دفعہ 35 کے تحت منظور کیا تھا. دفعہ 35 کی حتمی حیثیت ان احکامات سے منسلک نہیں تھی اور بورڈ آف ریونیو کے پاس دفعہ 8 کے تحت ان پر نظر ثانی کرنے کا کافی اختیار تھا.

مسٹر پرساد نے اس کے بعد ہمیں ایکٹ کی دفعہ 40 اور ریٹیل وینڈ آف کنٹری اسپرٹ کے لیے لائسنس کی معیاری شکل کا حوالہ دیا، اور دعوی کیا کہ صرف لائسنس دینے والا اتھارٹی ہی سیکیورٹی کی رقم طے کر سکتا ہے، اور لائسنس کی ایک شرط یہ تھی کہ لائسنس یافتہ کو صرف اس طرح طے شدہ رقم جمع کرنے کی ضرورت ہوگی لیکن بورڈ آف ریونیو نے 4 اکتوبر 1959 کے اپنے حکم کے ذریعے غیر قانونی طور پر اور اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے اس طرح طے شدہ سیکیورٹی کی رقم اور رقم جمع کرنے کے لیے لائسنس میں متعلقہ شرط کو تبدیل کر دیا. یہ دلیل 4 اکتوبر 1959 کے حکم کو غلط طریقے سے پڑھنے پر مبنی ہے اور اسے مسترد کیا جانا چاہیے. اس حکم کے ذریعے بورڈ نے واضح طور پر ہدایت کی کہ لائسنس کی کرنسی کے دوران سیکیورٹی کی رقم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی. لائسنسوں کی میعاد 31 مارچ 1960 کو ختم ہونی تھی. بورڈ نے ہدایت دی کہ اگر اگلے لائسنسنگ سال سے لائسنسوں کی تجدید کی جاتی ہے تو تجدید کی شرط کے طور پر لائسنس یافتہ سے مناسب سیکیورٹی کا مطالبہ کیا جانا چاہیے. اس سمت میں کوئی رعایت نہیں لی جا سکتی. لائسنس یافتہ کو لائسنس کی تجدید کا کوئی حق حاصل نہیں تھا. ایکٹ کی دفعہ 45 میں کہا گیا ہے کہ اس کا اس کی تجدید کا کوئی دعوی نہیں ہوگا. لائسنسنگ اتھارٹی لائسنس کی تجدید کا پابند نہیں تھا. اگر، اپنی صوابدید پر، اس نے تجدید کی منظوری دی، تو اس کے لیے لائسنس یافتہ کو تجدید کی شرط کے طور پر مناسب سیکیورٹی دینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے. ایکٹ کے دفعہ 38 اور 91 کی صحیح تعمیر پر یہ ماننا ضروری ہے کہ بورڈ، دفعہ 91 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 38 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، وقتاً فوقتاً ایکٹ کے تحت دیئے گئے کسی بھی لائسنس کی شرائط کے حوالے سے عام ہدایات جاری کر سکتا ہے جس میں لائسنس یافتہ کے ذریعے جمع کرائی جانے والی سیکیورٹی کی رقم بھی شامل ہے. دفعہ 38 اور 91 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بورڈ نے سلائڈنگ اسکیل سسٹم کے تحت کام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرنے والی ایکسائز کی دکان کے سیکیورٹی ڈپازٹ کو دکان کی دو ماہ کی اوسط لائسنس فیس کے برابر مقرر کیا تھا. بورڈ کو یہ ہدایت دینے کا حق حاصل تھا، جیسا کہ اس نے 4 اکتوبر 1961 کے حکم نامے میں کیا تھا کہ دفعہ 38 اور 91 کے تحت اس کی طرف سے جاری کردہ عام ہدایات پر لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعے عمل کیا جائے اور ان ہدایات کے مطابق مناسب سیکیورٹی کا مطالبہ کیا جائے اگر اور جب لائسنسوں کی اگلی تجدید کی جائے.

مسٹر پرساد نے اگلا دعوی کیا کہ لائسنسوں کی تجدید کے وقت سیکیورٹی میں اضافے کی ہدایت بہار اور اڑیسہ ایکسائز مینول، 1955 ایڈیشن کے جلد III کے صفحہ 39 پر بورڈ آف ریونیو کی ہدایت نمبر 101(10) کے منافی ہے. 4 اکتوبر 1959 کے اپنے حکم نامے میں، بورڈ آف ریونیو نے وقتاً فوقتاً اس کی طرف سے جاری کردہ تمام متعلقہ ہدایات کا مکمل جائزہ لیا، اور صحیح طور پر نشاندہی کی کہ بورڈ کے سرکیولر لیٹر نمبر 8624 مورخہ 9 ستمبر 1956 کے ساتھ پڑھی گئی ہدایت نمبر 101 (10) لائسنسوں کی تجدید کے وقت سیکیورٹی کو نہیں روکتی تھی.

مسٹر پرساد نے آخر میں دلیل دی کہ (a) ایکٹ کی دفعہ 8(3) کے تحت نظر ثانی کے اختیار کا استعمال بورڈ آف ریونیو کے ذریعے صرف ایک متاثرہ فریق کی درخواست پر کیا جا سکتا ہے، اور (b) فوری معاملے میں نظر ثانی کی کارروائی کو حد بندی سے روک دیا گیا تھا. ان تنازعات میں کوئی چیز نہیں ہے. بورڈ آف ریونیو دفعہ 8 (3) کے تحت از خود نظر ثانی کے اپنے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے. دفعہ 8(3) کے تحت نظر ثانی کے اختیار کے استعمال کے لیے ایکٹ کے ذریعے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے. مسٹر پرساد نے ہماری توجہ بہار پریکٹس اینڈ پروسیجر مینوئل، 1958 کے حصہ III کے پیراگراف 71، باب V، صفحات 99 اور 100 کی طرف مبذول کرائی، جس میں کہا گیا ہے کہ جہاں اس مدت کے بارے میں قانون کی کوئی شق موجود نہیں ہے جس کے اندر نظر ثانی کی درخواست کی اجازت دی جا سکتی ہے، تو نظر ثانی کی درخواست کو کمشنر کے حکم کی تاریخ کے ایک ماہ کے اندر ترجیح دی جانی چاہیے جس میں حکم کی کاپی حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو کم کیا جائے، لیکن بورڈ کو ایک ماہ کے بعد نظر ثانی کے لیے درخواست کو قبول کرنے کا صوابدید حاصل ہے. فوری معاملے میں، 4 اکتوبر 1959 کے اپنے حکم میں بورڈ نے کہا کہ وہ از خود نظر ثانی کے اپنے اختیارات کا استعمال کرے گا. ایسی صورت میں جہاں بورڈ اپنی تحریک پر نظر ثانی کے اپنے اختیار کا استعمال کرتا ہے، حد کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے. مزید بر آں، بورڈ نے مؤقف اختیار کیا کہ حد کی عام مدت ختم ہونے کے بعد بھی یہ مداخلت کے لیے موزوں معاملہ ہے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہمارے سامنے کوئی اور دلیل پیش نہیں کی گئی تھی. ہمیں بورڈ کے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی. فاضل اٹارنی جنرل نے اپیل کو برقرار رکھنے کے بارے میں اس بنیاد پر ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ بورڈ آئین کے آرٹیکل 136 کے معنی میں ٹریبونل نہیں ہے. ہمارے اس نتیجے کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ کا قابلیت پر کوئی مقدمہ نہیں ہے، ہم ابتدائی اعتراض پر کسی رائے کا اظہار کرنا ضروری نہیں سمجھتے.

نتیجے میں، اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے.

اپیل مسترد کر دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document